ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اھل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۶ ☆ شمارہ ۳۳ ☆ ۲۴ر جنوری تا ۳۰ر جنوری ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۰ر جمادی الاولیٰ تا ۲۶ر جمادی الاخریٰ ۱۴۴۳ھ

کلام اللہ جل جلالہ

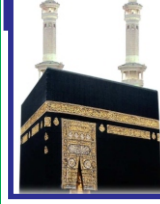

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں، اور اللہ جہاں والوں پر ظلم نہیں چاہتا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے، تم بہتر ہو ان امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کا بھلا تھا، ان میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ کافر، (آل عمران ۱۰۸-۱۱۰)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت یحیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”مجھے پڑوسی کے بارے میں جبریل علیہ السلام نے اس زوردار طریقے سے تاکید کی کہ میں نے خیال کرلیا آج آپ اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے۔

سنگم نیر مہاراشٹر لبیک یارسول اللہ کی صداؤں سے گونج اٹھا

حضرت سید معین میاں الحاج محمد سعید نوری کا شاندار تاریخی استقبال

سنگم نیر: مہاراشٹر ۱۷ر جنوری آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء وتحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کے مرکزی صدر حضور معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب قبلہ اور رضا اکیڈمی کے سربراہِ محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری مرکزی جنرل سکریٹری تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے سنگم نیر پہونچنے پر یہاں کے علمائے اہلسنت وتمام عاشقان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرجوش تاریخی استقبال کیا نامہ نگار کے مطابق حافظ سمیر کوکنی ,مولانا فیاض برکاتی ناسک نے کہا کہ کسی مذہبی رہنماء کی اس طرح عظیم الشان تاریخی استقبال سنگم نیر میں پہلی بار ہوا ہے واضح رہے کہ حضرت سید معین میاں صاحب اور سعید نوری صاحب تحفظِ ناموسِ رسالت کی خاطر پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل کی حمائیت حاصل کرنے کے لیے سنگم نیر کا دورہ کرنے کے لیے ۱۷ جنوری بروز پیر دوپہر ایک بجے ممبئی سے بذریعہ کار سنگم نیر پہونچے سنگم نیر کے تمام علمائے اسلام و عاشقان شہر کے باہر ہی اپنے قایدین محافظان ناموسِ رسالت کا پرتپاک انداز میں استقبال کیا اس موقعِ پر حضرت سید معین میاں صاحب قبلہ نے کہا کہ ہم آپ لوگوں کے حوصلے اور جذبے کو سلام کرتے ہیں سنگم نیر کے مسلمانوں کی محبت دیکھ کر دلی سکون میسر آیا ہم آپ لوگوں کے پاس تحفظِ ناموسِ رسالت کا پیغام لے کر آے ہیں اس وقت ملک میں ہر طرف سے ناموس رسالت، پر حملے ہو رہے ہیں ہر طرف نفرت کا بازار گرم ہے ایسے میں ماحول میں کردار نبوی اور اخلاق حسنہ کے ذریعہ ملک کے نفرتی مڑاج کو بدلنا ہوگا ایسے مذہبی تشدد کے تناظر میں بہت ضرور ہو جاتا ہے کہ ملک کی سالمیت کی خاطر نفرت کے سوداگروں کو لگام لگانے کے لیے پیغمبر محمد بل کو لاگو کرنا وقت کی بہت سے بڑی ضرورت ہے ,ناموسِ رسالت کی خاطر پورے ملک کا دورہ کرنے والے رضا اکیڈمی کے سربراہِ محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری نے کہا ہم سنگم نیر کے مسلمانوں کے جذبہ محبت کے شکر گزار ہیں کہ رسول اللہ کی ناموسِ کے لیے آپ لوگوں میں بہت بیداری ہے یہی بیداری سارے مسلمانوں میں آجاے تو انشاءاللہ پیغمبر محمد بل پاس ہوجائے گا اور تمام گستاخان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ جیل ہوگی پھر کسی سرپھرے کی ملک میں نفرت پھیلانے کی جرات نہ ہوگی تحفظ ناموس رسالت، کا قافلہ شہنشاہ سنگم نیر حضور محبوبِ الٰہی کے خلیفہ حضرت شاہ شبلی قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہو کر حضور معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب قبلہ نے تحفظ ناموس رسالت، کے لیے دعاء فرمایی اور پیغمبر محمد بل پاس ہونے کا عریضہ شہنشاہ سنگم نیر کی بارگاہ میں پیش کی کثیر تعداد میں شہر سنگم نیر کے علمائے اہلسنت وایمہ مساجد وشہر قاضی حضرت مولانا سید عبدالرقیب صاحب، حضرت مولانا محسن رضا , حافظ محمد اشرف قادری ,مولانا منور صاحب ,مولانا اختر القادری ,مولانا ریحان قادری ,حافظ فاروق , مولانا معین الدین ,حافظ عبدالقادر , حافظ شمس الحق , کے علاوہ رضا اکیڈمی سنگم نیر کے ممبران جناب صدام، جناب جاوید , جناب حسنین ,جناب ناصر ,جناب عبدالقادر، منا بھایی کے علاوہ تمام عاشقان رسول حاضر تھے اسکے بعد آستانہ کے قریب حضرت اورنگ زیب کی بنایی ہویی مسجد میں حضرت سید معین میاں صاحب اور محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری کے ساتھ علماے اہلسنت سنگم نیر کی تحفظ ناموس رسالت مشاورت میٹنگ ہوئی مبلغ تحریک درود وسلام محمد عباس رضوی نے ناموس رسالت کی پہرہ داری کے لیے علمائے اسلام کی توجہ مبذول کرایی , اضابطہ طور پر رضا اکیڈمی آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء اور تحفظ ناموس رسالت بورڈ کی شاخ سنگم نیر میں قایم کرنے کی خواہش کا اظہار علماے سنگم نیر نے کیا جس پر حضرت سید معین المشائخ نے خوشی کا اظہار کرتے اجازت عطا فرمایی تحفظ ناموس رسالت کے اس قافلے میں خطیب شہر ناسک حافظ حسام الدین ,حافظ محمد حسن کے علاوہ ناسک سے محمد قاسم اشرفی , جناب حاجی ایوب پٹھان محمد عرفان شیخ ,ساجد اشرفی منڈے ,فیضان کوکنی ,ڈاکٹر عبدالرازق انصاری ,سعود کوکنی ,عذیر کوکنی ابرار پیرزادہ مولوی کیف قادری , جناب معین الدین پٹھان ,جناب نظام الدین پٹھان شریک ہوئے سنگم نیر سے یہ قافلہ سنر تعلقہ کے لیے روانہ ہوگیا سنر میں علماء کرام سے ملاقات کے بعد جناب حاجی ایوب پٹھان کی فیکٹری، میں حضور معین المشائخ نے دعاء فرمایی اور ناسک شہر کے لیے روانہ ہوگیے ناسک میں تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس میں شرکت فرمایں گے اور شہر ناسک کے علماے اہلسنت سے پیغمبر محمد بل پر مشاورتی میٹنگ کریں گے۔

مسلمانوں کا حرارت ایمانی زندہ

ناسک شہر کے ہندو، مسلمان پیر حضرت معین میاں کے ساتھ ہیں، گجانند شیلار (نانا) نگرسیوک

”پیغمبر محمد بل“ اب ضرور پاس ہوگا، محمد سعید نوری

ناسک: مہاراشٹرا ۱۸ر جنوری ناسک شہر میں حضور معین المشائخ حضرت سید معین میاں نے علمائے اہل سنت وائمہ کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا حرارت ایمانی زندہ ہے، شہر ناسک کے تمام علماء وائمہ ”تحفظ ناموسِ رسالت“ قانون کی حمایت وتائید میں آگے آئے شہر کی شاہی مسجد دارالعلوم صادق العلوم میں ”پیغمبر محمد بل“ کی حمایت میں علمائے اسلام کو خطاب فرمارہے تھے سید معین میاں نے کہا کہ اس وقت مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ تحفظ ناموس رسالت بل ہے اگر اسے حکومت مہاراشٹرا اپنی ریاست میں پاس کردیتی ہے تو مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سوغات ہوگا اس موقع پر محافظ ناموس رسالت، اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ ناسک شہر کے علماء وائمہ نے انتہائی جوش جذبہ محبت کا اظہار کیا ہے۔ یہاں کے نگرسیوک گجانند شیلار (نانا) جی نے جس انداز میں حمایت کا یقین دہانی کی ہے اب یقین ہو چلا ہے کہ پیغمبر محمد بل پاس ہونے کی راہ ہموار ہو رہی ہے ملک کا ہر امن پسند شہری چاہتا ہے کہ دیش سے نفرت کا خاتمہ ہو ”پیار محبت کی گنگا بہے بھارت ہمارا ترقی کرے“ ناسک شہر کے ہر دل عزیز نگرسیوک نانا نے شہنشاہ ناسک کے آستانے پر نہایت شاندار بلند دروازہ کارپوریشن کی مدد سے تعمیر کروایا اور حضرت سید معین میاں صاحب کے ہاتھوں سے افتتاح کروایا اس موقع سید معین میاں نے نانا کے کام کی خوب سراہنا کیا نانا نے کہا کہ آج ناسک کا دونوں کمیونٹی آپس میں پیار محبت سے رہتے ہیں اور مجھے بہت پیار کرتے ہیں یہ سب شہنشاہ ناسک کا آشرواد ہے آج میں جو کچھ بھی ہوں بابا کی دعاوں کی وجہ سے ہی ہوں میں آج آپ لوگوں کے سامنے حضرت سید معین میاں صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ناسک شہر کا ہر آدمی آپ کے ساتھ ہے آپ جو بھی حکم دینگے ہم سب تیار ہیں ہم اپنی ریاست میں امن و بھایی چارہ سے رہنا چاہتے ہیں اس کے بعد بارگاہ ناسک میں حاضری دی گئی حضرت معین میاں صاحب نے ناسک شہر کی ترقی اور مہاراشٹرا کے خوشحالی اور بھارت کے امن وشانتی کی دعاء فرمائی واضح رہے کہ

بقیہ صفحہ ۳ پر

سید العلماء شریعت وطریقت کے سنگم تھے: حضرت سید معین میاں

حضور سید العلماء امام احمد رضا کو سب سے بڑا محافظ ناموس رسالت مانتے تھے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۱۵ر جنوری خانوادۂ مارہرہ کے چشم و چراغ حضرت سید العلماء الشاہ سید آل مصطفٰے مارہروی قدس سرہٗ کا ۴۹ ر واں عرس آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے صدر دفتر ممبئی میں نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا اس موقع پر حضور معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء نے آپ کی بارگاہ میں خراج محبت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک دور تھا جب ممبئ عظمیٰ میں سواد اعظم اہل سنت وجماعت مسلک اعلیٰ حضرت کے سب سے بڑے محافظ مذہبی و دینی رہنما حضرت سید العلماء کی شخصیت تھی جہاں آپ شریعت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے تو وہی طریقت میں آپ امام وقت تھے گو یہ شریعت وطریقت کے آپ سنگم تھے۔ ہندوستان خاص کر کے ممبئ عظمیٰ کی سنیت کی فصل بہار آپ ہی کی مرہون منت ہے یوں تو آپ اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے پیر خانہ سے وابستہ تھے مگر آپ اعلیٰ حضرت کو ناموس رسالت، اہل بیت اطہار، امہات المومنین، صحابہ کرام کے عزت وتکریم کا سب سے بڑا محافظ مانتے تھے اور برملا کہتے تھے

یاالٰہی مسلک احمد خاں زندہ باد---

حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے انچاس واں عرس سید العلماء موقع پر محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری بانی وسربراہ رضا اکیڈمی نے حضور سید العلماء کے سنیت پر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تنہا سید العلماء کی ذات گرامی اہل سنت و جماعت، مسلک اعلیٰ حضرت کی حفاظت کے لئے کافی تھی چنانچہ حضرت سید آل مصطفٰے صاحب مارہروی قدس سرہٗ آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے پلیٹ فارم سے ترویج اہل سنت کا عظیم کارنامہ انجام دیا آپ ہمیشہ آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کو اپنے ایک بیٹے کی طرح مانتے تھے آخری عمر تک اس نمائندہ تنظیم سے وابستہ رہے اس لئے کہ سید العلماء حضرت سید آل مصطفٰے قدس سرہ آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے فاؤنڈرس میں سے تھے رشد وہدایت اور خطابت کے ذریعے حضرت سید آل مصطفٰے مارہروی قدس سرہ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی خوب ترویج واشاعت فرمائی جہاں آپ پیر طریقت، ممبع رشد وہدایت تھے تو وہی آپ شعلہ بار خطیب، بے باک اور نڈر مقرر تھے۔ جہاں گئے اسلام کی حقانیت کا جھنڈہ گاڑ دیا اور دنیا کو یہی پیغام دیتے رہے

کسی کی جے وجے ہم کیوں پکاریں کیا غرض ہم کو
ہمیں کافی ہے سید اپنا نعرہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نوری صاحب نے کہا کہ یوں تو حضور سید العلماء کا ہندوستان خاص کر ممبئ عظمیٰ میں زبردست احسانات ہیں آج بھی یہاں کے مسلمان آپ کے احسانات کو بھلا نہیں پائے ہیں اور نہ کبھی بھلا پائیں گے۔ آل کے انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے صدر دفتر مدنپورہ ممبئ میں آپ کا انچاس واں عرس نہایت ہی شان وشوکت کے ساتھ حضرت سید معین میاں کی صدارت، محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری کی قیادت میں منایا گیا اس موقع پر حضرت مولانا فرید الزماں قادری، مولانا خلیل الرحمٰن نوری، قاری نیاز احمد، قاری عبد الحق، مولانا ہاشم رضا مصباحی، مولانا ابرار احمد علیمی، قاری محمد صابر، محمد عارف رضوی اور ممبئ عظمیٰ کے علماء اہل سنت و ائمہ مساجد اور احباب اہل سنت نے شرکت کی۔

رضا اکیڈمی بھیونڈی کے صدر شکیل رضا کو دھمکی دینے والا شخص گرفتار

حضرت معین میاں نے شکیل رضا کی خیریت دریافت کی اور پولیس کی بروقت کارروائی پر شکریہ ادا کیا

بھیونڈی: (۱۵ر جنوری) واضح رہے کہ دو روز قبل شکیل رضا صاحب کو واٹس اپ پر میسج کر کے جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ جس کی شکایت پولیس میں درج کرائی گئی تھی۔ جیسے ہی یہ خبر عام ہوئی بھیونڈی اور ہندوستان کے اکثر علاقوں سے لوگوں نے فون کر کے شکیل رضا کی خیریت دریافت کی۔ اسی سلسلے میں پیر طریقت معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب قبلہ (سجادہ نشین آستانہ مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف) گذشتہ روز شام ساڑھے چار بجے رضا اکیڈمی بھیونڈی کے مقامی صدر محمد شکیل رضا صاحب خبر گیری کے لئے ان کی آفس پر تشریف لائے، معاملات کی تفصیلات جاننے کے بعد حضرت معین میاں صاحب قبلہ نے بڑی حوصلہ افزا باتیں اور دعاؤں سے نوازا۔ دھمکی دینے والے شخص کے خلاف پولیس ڈپارٹمنٹ نے فوری طور کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو کچھ ہی دیر میں حراست میں لے لیا۔ جس کی ستائش کرتے ہوئے حضرت معین میاں صاحب قبلہ نے بھیونڈی کے ڈی سی پی یوگیش چوہان صاحب کو فون کر کے پورے پولیس ڈپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملزم کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر

دنیائے صداقت میں تیرا نام رہیگا

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرَّب ذات ہے ان کی رفیقِ سرورِ اَرض وسما صدیقِ اکبر ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالی عنہ)

جو آپ کو صدیق نہ کہے؟ حضرت سیدنا عروہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا امام باقر ابوجعفر محمد بن علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے استفسار کیا: ”مَا قَوْلُكَ فِيْ حُلْيَةِ السُّيُوْف؟ یعنی تلوار کو آراستہ کرنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”لَا بَأْسَ قَدْ حَلِيَ أَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ سَيْفَه یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ خود حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے بھی اپنی تلوار کو آراستہ کیا۔“ میں نے کہا: ”آپ نے انہیں صدیق کہا؟“ یہ سننا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ جلال فرماتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلے کی طرف منہ کر کے ارشاد فرمایا: ”ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں۔ اور جو انہیں صدیق نہ کہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے قول کی تصدیق نہیں فرماتا نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔“: فضائلُ الصحابۃ، ومن فضائل عمر بن الخطاب من حدیث أبي بكر بن مالک، الرقم: ۶۵۵، ج۱، ص۴۱۹

صادق کسے کہتے ہیں؟ صادق کا لغوی معنی ہے ”سچا“۔ اور صادق اس شخص کو کہتے ہیں جو بات جیسی ہو ویسے ہی زبان سے بیان کردے۔ (التعریفات، ص ۹۵)

صدیق اکبر صادق وحکیم ہیں۔ شیخ اکبر حضرت سیدنا محی الدین ابن عربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”اگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ حاضر ہوں تو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وآلہٖ وَسَلَّم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

ترکوں کی اچھی عادات

ترک خلافت عثمانیہ کے دور کی کچھ حیاء وعفت سے بھری دلچسپ وخوبصورت عادات کا تذکرہ

(۱) قہوہ اور پانی: جب عثمانی ترکوں کے پاس کوئی مہمان آتا تو وہ اس کے سامنے قہوہ اور سادہ پانی پیش کرتے اگر مہمان پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتا وہ سمجھ جاتے کہ مہمان کو کھانے کی طلب ہے تو پھر وہ بہترین کھانے کا انتظام کرتے اور اگر وہ قہوہ کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو وہ جان لیتے کہ مہمان کو کھانے کی حاجت نہیں ہے.

(۲) گھر کے باہر پھول: اگر کسی گھر کے باہر پیلے رنگ کے پھول رکھے نظر آتے تو اس کا مطلب ہوتا کہ اس گھر میں مریض موجود ہے آپ اس مریض کی وجہ سے گھر کے باہر شور نہ کریں اور عیادت کو آسکتے ہیں اور اگر گھر کے باہر سرخ پھول رکھتے ہوتے تو یہ اشارہ ہوتا کہ گھر میں بالغ لڑکی ہے لہٰذا گھر کے آس پاس بازاری جملے نہ بولے جائیں اور اگر آپ پیغام نکاح لانا چاہتے ہیں تو خوش آمدید!

(۳) ہتھوڑا (کنڈی): گھر کے باہر دو قسم کے ڈور بیل (گھنٹی نما) ہتھوڑے رکھے ہوتے. ایک بڑا ایک چھوٹا اگر بڑا ہتھوڑا بجایا جاتا تو اشارہ ہوتا کہ گھر کے باہر مرد آیا ہے لہٰذا گھر کا مرد باہر جاتا تھا اور اگر چھوٹا ہتھوڑا بجتا تو معلوم ہوتا کہ باہر خاتون موجود ہے لہٰذا اس کے استقبال کے لئے گھر کی خاتون دروازہ کھولتی تھی۔

(۴) صدقہ عثمانی: ترکوں کے صدقہ دینے کا انداز بھی کمال تھا کہ ان کے مالدار لوگ سبزی فروش یا دوکانداروں کے پاس جاکر اپنے نام سے کھاتہ کھلوا لیتے تھے اور جو بھی حاجت مند سبزی یا راشن لینے آتا تو دوکاندار اس سے پیسہ لیئے بغیر اناج و سبزی دے دیتا تھا یہ بتائے بغیر کہ اس کا پیسہ کون دے گا کچھ وقت بعد وہ مالدار پیسہ ادا کر کے کھاتہ صاف کروا دیتا۔

(۵) تریسٹھ سال: اگر کسی عثمانی ترک کی عمر تریسٹھ سال سے بڑھ جاتی اور اس سے کوئی پوچھتا کہ آپکی عمر کیا ہے؟؟؟ تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیاء و ادب کرتے ہوئے یہ نہ کہتا کہ میری عمر تریسٹھ سال سے زیادہ ہوگئی - بلکہ یہ کہتا بیٹا حد سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اللہ اللہ کیسا ادب کیسا عشق تھا ان لوگوں کا کیسی بہترین عادات تھی ان لوگوں کی یہی وجہ تھی کہ عالم کفر نے سلطنت عثمانیہ کے غداروں سے مل کر ٹکڑے کر ڈالے!!!

بیوی کا اثر کہاں تک جاتا ہے

مرد کے تقوے پرہیز گاری اور حلال وحرام کمائی ہونے میں عورت کا بہت عمل دخل ہے

ایک بزرگ پانچ وقت کی نماز اشراق و چاشت وتہجد باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے ایک دن زوجہ محترمہ سے کہنے لگے کہ تم صرف پانچ نمازیں پڑھتی ہو کبھی تہجد بھی پڑھ لیا کرو بیوی صاحبہ نے بات سنی اور خاموشی اختیار کر لی دوسرے دن بابا جی بمشکل فجر کی نماز وہ بھی آخری وقت میں پڑھ سکے آنکھ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے بیگم صاحبہ کو کہتے ہیں آج پتا نہیں کیا ہوا فجر کی نماز مشکل سے پڑھ سکا ہوں بیگم صاحبہ مسکرا کر کہنے لگی میرے سر تاج پہلے میں باوضوء کھانا بناتی تھی جس کی برکت سے آپکی تہجد میں آسانی سے آنکھ کھل جاتی تھی کل آپ نے مجھے طعنہ لگایا تو میں نے رات کا کھانا بے وضوء بنایا جس کی وجہ سے آپکی تہجد تو گئی آپ کے لیئے فجر کی نماز پڑھنا بھی مشکل ہوگیا

اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جو خواتین باوضوء کھانا بناتی ہیں اور پاکی کا خاص خیال رکھتی ہیں اس گھر کے مردوں پہ تقوی و پرہیز گاری کے اثرات نظر آتے ہیں بیوی حسین ہو تو صرف دنیاوی حور ہوگی اور اگر متقیہ اور علم والی ہو تو آخرت میں سینکڑوں حوروں کے ملنے کا سبب بن جاتی ہے

حبیب عجمی کی بیوی ان کو رات کے آخری پہر اٹھاتی اور بلند آواز سے کہتی اے بندۂ خدا اٹھ اور دیکھ رات گزر گئی اور تیرا راستہ طویل اور تیرے پاس زادِ راہ قلیل ہے صالحین کے قافلے ہمارے سامنے سے گزر گئے ہیں اور ہم یہاں تنہا رہ گئے ہیں جن نفوسِ قدسیہ کی ازواج ایسی ہوں تو انکی زندگی پاک وصاف اور یہیں جنت کا عکس ہوتی ہے خواتین مردوں کی بازو نیکی وعبادت میں بنیں مردوں سے آخرت کے انعامات کا تقاضا کریں نہ کہ فانی مال کی طلب میں حرام کمانے پر مجبور کریں خواتین کی نیکی وبدی کا اثر نسلوں میں جاتا ہے لہٰذا عارضی آسائش کے لیئے نسلوں کا بیڑہ غرق مت کریں۔

کتے کی اولاد آدم سے محبت کی وجہ

حضرت امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو زمین پر بھیجا تو شیطان نے درندوں کو آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف بھڑکا دیا جس کے نتیجے میں کتے نے سب سے پہلے آپ پر حملہ کیا - اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام اترے اور عرض کی: اپنا ہاتھ اس پر رکھیں - حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسا کیا تو کتا سکون میں آگیا، مانوس ہوگیا اور آپ کی حفاظت کرنے لگا کتے کی طبیعت میں قیامت تک کے لیے اولاد آدم کی محبت رکھ دی گئی -

((الامثال من الکتاب والسنۃ ص ۲۷-۲۸ مے ملتقطا))

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام عبداللہ تھا اور کنیت ابوبکر جبکہ لقب صدیق اور عتیق ہے آپ کا سلسلہ نسب مرہ بن کعب پر حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر ملتا ہے آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگ سے آزاد فرمادیا چنانچہ آپ اسی دن سے عتیق کے نام سے بھی مشہور ہو گئے۔ ایک اور روایت جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو چاہتا ہو کہ آگ سے آزاد شدہ شخص کو دیکھے تو وہ ابوبکر کو دیکھ لے حضرت ابوبکر کے لقب صدیق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ چونکہ آپ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر خبر پر تصدیق کرنے میں سبقت فرماتے تھے اس لئے آپ کو صدیق کے لقب سے پکارا جاتا رہا حضرت ابوبکر صدیق نے واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق کی۔

حضرت ابوبکر صدیق کی ولادت باسعادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے ۲؍برس اور ۲؍ماہ قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی وہ واقعہ فیل کے ۲؍سال ۴؍ماہ بعد ہوئی۔

حضرت ابوبکر صدیق وہ واحد شخصیت ہیں جو جواں مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت دی اُس نے کچھ نہ کچھ تردد اور ہچکچاہٹ کا اظہار کیا سوائے ابوبکر کے۔ جب میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے بغیر کسی تعمیل کے فوراً اسلام قبول کرلیا۔

حضرت ابوبکر صدیق زمانہ جہالت سے ہی اعلیٰ اخلاق اور کردار کے مالک تھے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ والدِ ماجد نے جہالت اور اسلام دونوں زمانوں میں شراب کا قطرہ تک نہ چکھا تھا جبکہ مکہ والے شراب کے نہ صرف عادی بلکہ شوقین تھے اور آپ نرم دل اور شریفانہ طبیعت کے مالک تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلب سلیم کی دولت عطا کی ہوئی تھی آپ تجارت کیا کرتے تھے خوش مزاج تھے حسنِ معاملات کے سبب سے قوم کے تمام افراد آپ کے پاس آتے اور آپ سے اچھے تعلقات رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے بارے میں فرماتی ہیں کہ آپ کی رنگت سفید بدن دبلا پتلا تھا دونوں رخسار اندر کو دبے ہوئے تھے چہرے پر گوشت زیادہ نہ تھا پیشانی ہمیشہ عرق آلود رہتی تھی اور پیشانی کشادہ بلند تھی ہمیشہ نگاہیں نیچی رکھتے تھے۔

مدینہ منورہ کے سفر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دو اونٹوں کیساتھ تشریف لے آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اونٹ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ بیٹھایا جبکہ دوسرے اونٹ پر حضرت عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن ارقط بیٹھے اور مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ سفر کے دوران حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک صحرہ میں سے گزرے سورج پوری اپنی آب وتاب سے چمک رہا تھا کوئی سایہ نظر نہیں آرہا تھا اچانک ایک بہت بڑا پتھر نظر آیا جو سایہ دار تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام کرنے کیلئے اس پتھر کے سایہ میں جگہ صاف کر کے درست کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پر آرام فرما ہو گئے۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر صدیق کو ایک چرواہا نظر آیا جو بکریاں چرا رہا تھا حضرت ابوبکر صدیق نے پہچان لیا کہ ان بکریوں کا مالک کون ہے چنانچہ اس چرواہے سے کچھ دودھ طلب کیا چرواہے نے ایک پیالے میں دودھ پیش کیا حضرت ابوبکر صدیق نے اس میں کچھ پانی ملا کر اسے نوش کیا اور اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو ایک پیالہ دودھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نوش کروایا اس کے بعد دوبارہ سفر شروع ہوگیا۔ غزوہ احد میں حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی بہادری اور جرت کے جوہر دکھائے روایت میں آتا ہے کہ اس غزوہ کے دوران جب اسلامی لشکر منتشر ہوگیا اور مسلمانوں کے قدم ڈگمگائے اور وہ ثابت قدم نہ رہے تھے تو اس صورتحال میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ پر ثابت قدم تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جانثار صحابہ کرام میں سے چودہ اصحابہ رہ گئے تھے جن میں سات انصاری اور سات مہاجرین میں سے تھے۔ مہاجرین میں سے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق نے غزوہ احد میں ثابت قدمی دکھائی اور کسی بھی مرحلے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوئے اس غزوہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید مجروح ہو گئے اور جانثاروں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہاڑ پر محفوظ جگہ پہنچایا تو اس وقت بھی حضرت ابوبکر صدیق ساتھ تھے۔

فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے مکہ مکرمہ میں پہنچ کر اپنے والد محترم ابو قحافہ عثمان بن عامر کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے پر دستِ اقدس پھیر کر ایمان کی روشنی سے مشرف فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا اپنے ضعیف والد کو کیوں تکلیف دی، میں خود ان کے پاس آجاتا حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زحمت فرمانے کے بجائے ان کا آنا ہی ٹھیک ہے اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیں ان کے بیٹے کے احسانات یاد ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو ۹ ہجری میں امیر حج بنا کر بھیجا آپ کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو نحر کے دن چند لوگوں کے ساتھ اعلان کرنے کیلئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی ننگا شخص اور مشرک طواف نہ کرے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے اور حج کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ حج میں مشرک بھی شریک ہوتے ہیں اور مشرکانہ تلبیہ کہتے ہیں اور ننگے طواف کرتے ہیں اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج سے رک گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برات کا اعلان کرنے بھیجا۔ پھر جب سورۃ برات کی چالیس آیاتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت علی کو یہ آیتِ مبارکہ دے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موقع پر سنانے کیلئے بھیجا۔

جیسا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عہد نبوی میں قرآن حکیم کی آیات اور سورتوں میں باہم کوئی ترتیب نہ تھی اور نہ ہی سورتوں کے نام واضح ہوئے تھے اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جو اس عظیم کام کو پایہ تکمیل پہنچایا گیا وہ یہی تھا کہ ان آیات وسورتوں کو باہم مرتب کردیا گیا حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں یہ خیال درست نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ جس طرح قرآن حکیم کی ہر آیت مبارکہ الہامی ہے، اسی طرح آیات وسورتوں کی باہمی ترتیب اور سورتوں کے نام بھی الہامی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی یہ سب کام ہوچکا تھا مگر چونکہ قرآن حکیم کی آیات وسورتیں مختلف اوقات ومواقع پر نازل ہوئی تھی اور بہت سے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ان کو حفظ کرلیا ہوا تھا۔ جبکہ بہت سے لوگوں نے ہڈیوں، پتوں، چمڑوں، پتھروں، کھجور کے درخت کے چھالوں پر لکھی ہوئی تھی اور ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق ترتیب دیا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیات کی طرح سورتوں کی ترتیب اور منزل کی تقسیم بھی خود ہی مقرر فرمادی تھی۔

خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق کے مرض الموت کا آغاز اس طرح سے ہوا کہ شدید سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے غسل فرمایا جس کے باعث بخار چڑھ گیا اور آپ پندرہ دن بخار میں مبتلا رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ بیان فرماتی ہیں کہ والدِ ماجد کی علالت کا آغاز اس طرح سے ہوا کہ آپ نے ۷ جمادی الآخر سنہ ۱۳ھ بروز پیر غسل فرمایا، اس دن شدید سردی تھی جس کے باعث آپ کو بخار چڑھ گیا اور پندرہ دن تک بیمار رہنے اور بخار کی وجہ سے اس عرصے میں آپ نماز کیلئے بھی باہر تشریف نہ لا سکے آخر کار اسی بخار کے باعث وصال فرما گئے۔

آسمان علم وفن کا ایک اور ستارہ غروب ہو

۱۰؍جنوری بروز پیر صبح کی اولین ساعتوں میں یہ خبر موصول ہوئی کہ استاذ العلماء، محقق بے مثال، مدرس باکمال، حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی بھی ہم غربائے اہل سنت کو داغ مفارقت دیتے ہوئے ملک عدم کے راہی ہوئے۔ یہ روح فرسا خبر ذہن وقلب پر بجلی بن کر گری اور ذہن ماؤف سا ہوگیا۔ کچھ عرصہ پہلے جب حضرت کی علالت کی خبر ملی تبھی سے طبیعت بے چین سی تھی۔ مگر ابھی جلد ہی بحالی اور افاقہ کی خبریں پڑھ کر سکون واطمینان ہوا تھا۔ مگر کیا خبر تھی کہ یہ اطمینان چند روزہ ہے اور حضرت اتنی جلد ہمیں چھوڑ کر چلیں جائیں گے۔ فالبقاء للہ وحدہ۔ مجھ فقیر ازہری کو بلاواسطہ حضرت کا فیض علم حاصل تو نہ ہوسکا (حالانکہ ہمیشہ اس بات کی دلی خواہش رہی جو اب کبھی مکمل نہیں ہوسکتی) مگر حضرت کے لائق و فائق تلامذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے جن میں خلیفۂ محدث کبیر، استاذ گرامی وقار حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا مصباحی امجدی (پورنیہ)، حضرت علامہ مفتی رحمت علی امجدی (نیپال)، حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم امجدی (بہار) متعنا اللہ بطول حیاتھم کی مبارک ذاتیں ہیں۔ جن کی شاگردی مجھ فقیر کیلئے سرمایۂ افتخار ہے۔ یوں تو حضرت مفتی آل مصطفی علیہ الرحمہ نے شہر مالیگاوں کو ایک ہی بار اپنے ورود مسعود سے فیض پہنچایا ہے مگر حضرت کا یہ احسان شہر مالیگاوں فراموش نہیں کرسکتا کہ جس وقت جامعہ حنفیہ سنیہ کے ذمہ داران نے اپنے ادارے کیلئے گھوسی میں آپ کی بارگاہ میں کسی ماہر اور تجربہ کار عالم کو بطور صدر مدرس بھیجنے کی گزارش کی تھی تو آپ نے مکمل اعتماد کے ساتھ حضرت علامہ مفتی حسن رضا مصباحی صاحب قبلہ کو شہر عزیز بھیج دیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ واقعی حضرت کا اعتماد بے جا نہیں تھا۔ حضرت سے میری پہلی ملاقات تقریباً ۱۳، ۱۴؍سال پہلے زمانہ طالب علمی میں آپ کی مالیگاوں تشریف آوری کے حسین موقعہ پر ہوئی تھی۔ استاذ گرامی علامہ مفتی حسن رضا مصباحی صاحب قبلہ کی زبان مبارک سے آپ کے ذکر جمیل

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 26، شمارہ نمبر 33
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲؍ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبر شپ
۲۰۰؍روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملیّ، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئ-۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

آہ! میرے مشفق میرے محسن۔فقیہ اہل سنت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ

شریک غم: محمد کمال الدین اشرفی مصباحی۔ رائے بریلی

فقیہ اہل سنت محقق عصر ممتاز المحدثین سند المدرسین سراج السالکین حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی نور اللہ مرقدہ سے ناچیز کی سب سے پہلی ملاقات ۱۹۹۴ کے اوائل میں جامعہ مخدومیہ انوار العلوم عشری حسن پورہ ضلع سیوان بہار میں ہوئی تھی، میں اس وقت اس ادارہ میں زیر تعلیم تھا اس کے صدر المدرسین آپ کے بہنوئی استاذ مکرم حضرت مولانا محمد فیاض عالم مصباحی دام ظلہ العالی استاد دار العلوم محبوب یزدانی بسکھاری کچھوچھہ شریف تھے اور آپ انہیں سے ملنے اس ادارے میں تشریف لے گئے تھے، اس پہلی ملاقات میں نہ صرف آپ کی زیارت ہوئی تھی بلکہ آپ کی خدمت گزاری کا بھی شرف حاصل ہوا تھا، اس وقت میں درجہ ثالثہ کا طالب علم تھا، آپ نے شرح تہذیب، اصول الشاسی، اور قافیہ سے چند سوالات کئے جن کے تشفی بخش جوابات سے آپ اس ناچیز سے کافی متاثر ہوئے اور مزید اعلی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ امجدیہ گھوسی آنے کی دعوت دی۔ آپ کی خواہش پر اگلے سال جامعہ امجدیہ کے داخلہ امتحان میں حصہ لیا اور ساتھ ہی جامعہ شمس العلوم گھوسی میں بھی، دونوں جگہیں کامیابی ملی لیکن ایک ساتھ دو جگہوں پر ٹیسٹ میں بیٹھنے کی وجہ سے دونوں جگہ داخلہ ممنوع قرار پایا، اس وقت ضلع مئو اور اعظم گڑھ کے تقریباً تمام معیاری اداروں میں داخلہ بند ہو چکا تھا اس لئے ایک سال کے لئے آپ ہی کے مشورے پر الجامعۃ الاسلامیہ اشرفیہ مبارکپور میں داخل ہوا اور اگلے سال سیدھا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں جماعت خامسہ میں داخلہ لیا، اس طرح آپ سے شرف تلمذ تو حاصل نہ ہو سکا لیکن آپ کے خرمن علم وفضل سے اکتساب فیض کا کافی موقع ملا اور آپ کے درس وتدریس، فتاویٰ نویسی، تصنیف و تالیف جیسے اہم مشاغل میں جہد مسلسل، سعی پیہم اور غایت ذوق دیکھ کر اس چیز کو بھی اس مختصر سی زندگی میں آپ سے بہت کچھ سیکھنے اور کرنے کا عزم وحوصلہ ملا۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں اپنے چھ سالہ عہد طالب علمی میں تعطیلات کے ایام میں اپنے کچھ امجدی رفقا کے ساتھ مبارک پور سے گھوسی آپ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتا، آپ کی بارگاہ میں زانو ادب طہ کرتا، آپ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت عنایت فرماتے اور شفقتوں سے نوازتے، آپ طریقہ تعلیم، وقت کی پابندی اور قلم کی اہمیت کے تعلق سے بڑی قیمتی باتیں ارشاد فرماتے اور کبھی کبھی میرا تعلیمی جائزہ بھی لیتے، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سالانہ تقریری امتحانات میں بھی کبھی کبھی میری بعض کتابوں کے آپ باضابطہ ممتحن ہوا کرتے تھے ایسے مواقع سے تو آپ اور مزید کرید کرید کر سوالات کرتے اور اطمینان حاصل کرتے، میں اگرچہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں زیر تعلیم تھا لیکن تعلیمی امور میں آپ ہی کو اپنا سرپرست اعلی منتخب کیا تھا اور آپ نے اس سرپرستی کا بھرپور حق بھی ادا فرمایا۔

سن ۲۰۰۲ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے میری فضیلت کی فراغت دوم پوزیشن سے ہوئی تو دستار بندی کی تقریب میں آپ نہ صرف یہ کہ میرے لیے مہمان خاص ہوئے بلکہ میرے مرحوم چچا شیخ محمد نور الاسلام اشرفی سلی گوڑی (جو میری تعلیم کے سارے اخراجات اپنے ذمہ کرم لے کر میرے لئے منزل مقصود کی راہ ہموار کیے ہوے تھے اللہ تعالی انہیں غریق رحمت فرمائے) آپ نے ان سے بطور خاص ملاقات کی اور مبارک بادیوں کے ساتھ میرے غائبانہ میں میرے لئے تخصص فی الفقہ الحنفی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے انہیں آمادہ وراغب بھی کیا اور پھر جب دستار بندی کے بعد وہ وطن واپس پہنچے تو باضابطہ مجھے اطلاع دئے بغیر ان کے نام ایک مراسلہ بھی لکھا اور اس میں اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ" عزیزم مولانا کمال الدین اشرفی سلمہ کے روشن مستقبل کے لئے دو سال ان کو تخصص فی الفقہ کرنے کا موقع ضرور دیں بلکہ اگر آپ اجازت دیں تو ان کا خرچ دو سال تک میں چلاوں" (آپ کا یہ مراسلہ مرحوم چچا کے توسط سے مجھے ملا جو آج تک میرے پاس تعلیمی ریکارڈ میں محفوظ ہے) آپ کے اس خط سے عم مکرم نہ صرف آمادہ اور راغب ہوئے بلکہ تخصص فی الفقہ کے لئے مصر ہو گئے جبکہ میری تمنا دہلی کی کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے کر لیکچرار یا ڈاکٹر بننے کی تھی، لیکن فقیہ اہلسنت نے فقہ حنفی میں تخصص کی اہمیت و افادیت کو میرے چچا کے ذہن وفکر میں اس طرح راسخ کر دیا تھا کہ ان کو اس کے علاوہ اور کچھ سننا گوارا ہی نہیں تھا، اس طرح ناچیز نے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں تخصص فی الفقہ الحنفی وتربیت افتا کا جو دو سالہ تعلیمی وتربیتی کورس کیا یہ میرے محسن حضرت فقیہ اہلسنت کی کرم فرمائیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ سن ۲۰۰۲ء میں جب جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے ناچیز نے تخصص فی الفقہ الحنفی سے فراغت حاصل کی اور دستار تحقیق وافتا سے نوازا گیا ان دنوں جانشین اشرف الاولیا تاج الاولیا شیخ طریقت حضرت علامہ سید شاہ جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ کو مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کے عہدہ صدارت اور دار الافتا کے لئے ایک صدر المدرسین ومفتی کی ضرورت تھی، جس کی ذمہ داری آپ نے ممتاز العلما حضرت علامہ محمد ممتاز عالم اشرفی مصباحی صدر المدرسین جامعہ شمس العلوم گھوسی اور فقیہ اہلسنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی جیسے صاحبان علم وفضل کو سونپی تھی، حضرت فقیہ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مولانا ممتاز عالم اشرفی سے مشورہ کر کے سرپرست ادارہ حضرت تاج الاولیا سے میرے لئے سفارش کی پھر کچھوچھہ شریف میں حضرت علامہ مفتی رضا الحق اشرفی مصباحی اور دیگر اساتذہ جامع اشرف کی موجودگی میں مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کے صدر المدرسین وفتوی نویسی کی خدمات کے لئے میرا انتخاب عمل میں آیا اور ناچیز ہی اس ادارہ کا باضابطہ سب سے پہلا صدر المدرسین ومفتی دار الافتا قرار پایا، اس طرح سے میری تدریسی اور فتاوی نویسی کی زندگی کا آغاز بھی آپ ہی کے توسط سے ہوا۔ میرے قیام پنڈوہ شریف کے دوران کئی بار آپ اس ادارہ میں بھی تشریف لے گئے اور تعلیمی امور میں اپنے مفید مشوروں سے نوازا، طلبا کے درمیان آپ کے متعدد توسیعی خطابات بھی ہوئے، درس وتدریس، فتاوی نویسی اور بالخصوص صدارتی امور میں آپ ہمیشہ اس ناچیز کو اپنے مفید مشوروں سے نوازتے اور مسلسل رہنمائی فرماتے۔ آپ ہی کی تحریک پر سرپرست ادارہ تاج الاولیا حضرت علامہ سید شاہ جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی دام ظلہ النورانی کی سرپرستی اور نمونہ اسلاف حضرت علامہ مفتی عبید الرحمن رشیدی وفقیہ النفس حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمن رضوی دام ظلہما النورانی کی صدارت وقیادت میں ہندوستان میں سب سے پہلی بار" خبر مستفیض سے ثبوت ہلال کا حکم" کے عنوان پر سب سے پہلا سیمینار کا انعقاد" مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف" میں عمل میں آیا۔ گورنمنٹ ملازمت ملنے پر مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف سے مستعفی ہو کر ادارہ شرعیہ اتر پردیش رائے بریلی جب میں آیا اور ۲۰۰۷ء میں اپنے مرشد برحق شیخ المشائخ اشرف الاولیا سید شاہ مجتبی اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی بانی مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کی حیات وخدمات پر تین سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو کہ آپ کی حیات مقدسہ پر اولین کتاب تھی تو اس پر نظر ثانی کے لئے حضرت فقیہ اہلسنت کی خدمت میں گھوسی حاضر ہوا، آپ نے جب مسودہ دیکھا تو کافی خوشی کا اظہار کیا اور برجستہ فرمایا" کتاب کی زبان و بیان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو کتابیں تصنیف وتالیف کرنے کا کافی تجربہ حاصل ہے جب کہ آپ کی یہ پہلی تالیف ہے وہ بھی کتاب ایسی شخصیت پر لکھی گئی ہے جس پر کچھ بھی تحریری مواد موجود نہیں ہے اس سلسلہ کو مزید جاری رکھیں اور وقتاً فوقتاً قلم کو حرکت دیتے رہیں" (حضرت فقیہ اہل سنت کے ان حوصلہ بخش اور ترغیبی کلمات ہی کا اثر ہے کہ اس دن سے لے کر آج تک تقریباً ایک درجن کتابیں اور رسالے فقیر کے نوک قلم سے معرض وجود میں آ کر قارئین کی مطالعاتی میز پر پہنچ چکے ہیں اور اتنے ہی ابھی زیر ترتیب ہیں) حضرت فقیہ اہلسنت نے مکمل وقت دیکر پورے مسودہ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور متعدد مقامات پر مفید اصلاحات بھی کیے، پھر دوسرے روز آپ نے بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے اس کتاب کے حوالہ سے خصوصی ملاقات کی اور بعد فجر مجھے اپنے ہمراہ لے کر حضرت بحر العلوم کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ میری بحر العلوم سے پہلی ملاقات تھی، خود نظر ثانی کرنے کے باوجود حضرت فقیہ اہل سنت نے حضرت بحر العلوم سے بھی اس پر ایک نظر ڈالنے کی گزارش کی، صاحب کتاب حضور اشرف الاولیا رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت بحر العلوم کے خاص رفیق درس تھے اور آپ سے دوستانہ مراسم وتعلقات رکھتے تھے اسی نسبت سے یہ مسودہ حضرت بحر العلوم کے پاس پہنچا تھا یہ میرے لئے بہت ہی مسرت کی بات تھی۔ حضرت فقیہ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت بحر العلوم کے محبوب نظر تھے اور آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے، بعد نماز فجر اکثر ایک ساتھ دونوں تفریح کے لئے نکلتے تھے اور واپسی پر حضرت بحر العلوم کے حجرے میں ایک ساتھ چائے نوشی ہوتی تھی، کبھی کبھی آپ بعد عصر بھی حضرت بحر العلوم کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے، دونوں میں اکثر علمی گفتگو ہی ہوا کرتی تھی اور فقہی تحقیقات سے محفل جھوم جایا کرتی تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس دن حضرت فقیہ اہلسنت کے ساتھ میں حضرت بحر العلوم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس وقت آپ علی گڑھی پائجامہ کے تعلق سے ایک نہایت مبسوط فتویٰ لکھ رہے تھے اور اس کے کچھ خاص اقتباسات حضرت فقیہ اہلسنت کو پڑھ کر سنا رہے تھے اور جھوم جھوم کر یہ بار بار کہہ رہے تھے" اور سنی میں نے یہ بھی لکھا ہے یہ بھی لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے" میرا تعارف کراتے ہوے حضرت بحر العلوم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہاتھ میں آپ نے کتاب کا مسودہ دیا اور میری واپسی کا بھی ذکر کیا حضرت بحر العلوم نے فرمایا" یہ تو محبوب ومحب کا معاملہ ہے اس میں تاخیر بالکل مناسب نہیں اس لئے آپ ایک دن اور ٹھہر جایئے اور کتاب ساتھ لیتے جایئے۔ پھر آپ نے اپنی تمام مصروفیات کو موخر کر کے صرف دو دن کے قلیل وقت میں اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور ساتھ ہی کلمات تصدیق سے بھی ناچیز کو نوازا، اس کتاب پر نظر ثانی کی غرض سے دو دن حضرت بحر العلوم کی خدمت میں ناچیز کو بھی رہنے کا شرف حاصل ہوا، میں مسودہ پڑھ کر حضرت کو سناتا آپ بغور سماعت کرتے اور جہاں مناسب سمجھتے اصلاح فرماتے۔ کتاب حضرت بحر العلوم کی نظر سے گزرنے کے بعد حضرت فقیہ اہل سنت کے مشورہ پر جامعہ شمس العلوم، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، جامع اشرف کچھوچھہ شریف اور دیگر اداروں کے اساتذہ اور کچھ مخصوص اہل علم کے تاثرات وتقریظات اور کچھ مشائخ کے دعایہ کلمات اس کتاب میں شامل ہوے جو اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں اور اب تک اس کے چار اڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ (۱) "استاذ العلما مشرقی بہار کی ایک عبقری شخصیت" (۲) بنگال اور اسلام ایک تاریخی و مذہبی جائزہ اور دیگر میری کئی کتابوں پر آپ کے قیمتی تاثرات اور اہم مشورے شامل ہیں۔ آپ علم دوست انسان تھے، علم دوستی اور اصاغر نوازی میں آپ منفرد المثال تھے، اگر کسی رسالہ یا اخبار میں میرا کوئی مضمون یا کوئی تحریر دیکھتے اور پڑھتے تو فوراً فون کر کے مبارکبادی دیتے اور اس کی خوبیوں کے ذکر کے ساتھ کچھ اہم گوشوں کی رہنمائی بھی فرماتے، علمی اور ادبی سیمیناروں میں شرکت کی بار بار تقاضا کرتے اور اپنے متعلقین سے دعوت بھی بھجواتے، آپ ہی کی خواہش اور استاد مکرم حضور صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ کی ایما پر مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ۲۰۰۴ / 2005 گیارہویں اور بارہویں فقہی سیمینار میں ناچیز کو شرکت کی دعوت ملی تھی، جب بھی کسی سیمینار میں ملاقات ہوتی تو بڑے پرتپاک انداز میں آپ ملاقات کرتے اور مقالہ خوانی کے بعد جب ملتے تو بڑی حوصلہ افزائی فرماتے، جب اپنے احباب سے ملاقات کراتے تو باضابطہ اپنی زبان اقدس سے مکمل تعارف بھی کراتے، جب کہیں سفر وحضر میں ایک ساتھ ہوتے تو گفت وشنید، نشست وبرخاست اور اکل وشرب و دیگر معاملات میں کہیں چھوٹے بڑے ہونے کا احساس تک نہیں ہونے دیتے، معاصرانہ اور دوستانہ جیسے تعلقات بجالاتے عرس مخدومی کچھوچھہ شریف، عرس مخدوم العالم پنڈوہ شریف اور دیگر محفلوں میں ناچیز کی تقریر سے کافی خوش ہوتے اور بار بار یہ فرماتے" آپ کی تقریر سن کر دل تو چاہتا ہے کہ اپنے متعلقین کے جلسوں میں آپ کو دعوت دلواوں لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ تدریس و افتا اور تصنیف وتالیف کی طرف توجہ مبذول رکھیں اور ادھر زیادہ دھیان نہ دیں۔

شہر رائے بریلی میں بھی آپ کا تین بار آنا ہوا آپ جب بھی" دار العلوم جائس" کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں حاضر ہوتے تو ناچیز کے غریب خانہ میں ضرور تشریف لاتے اور خدمت کا موقع عنایت فرماتے، آپ کی تشریف آوری سے میری خوشیوں کی انتہا نہ ہوتی، میرے بچوں سے بھی آپ کو کافی لگاؤ تھا، جب بھی فون کرتے تو بچوں کی خیریت ضرور دریافت کرتے اور جب غریب خانہ میں تشریف لاتے تو بچوں کی من پسند چیزیں لے کر حاضر ہوتے، کبھی کبھی بچوں سے موبائل پر گفتگو بھی کرتے اور انہیں پڑھنے لکھنے کی تاکید کرتے۔ میری جب دوسری بچی پیدا ہوئی تو میں نے آپ کو فون کیا اور خوش خبری سنائی، آپ نے فرمایا بچی کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی اس کا نام" غوثیہ" رکھا ہے اور حضرت" قادری میاں" نے اس کا نام" ام الخیر" رکھا ہے آپ نے فرمایا" میری طرف سے بھی ایک نام" بشریٰ فاطمہ" رکھ لیجئے انشاء اللہ اس کے بعد آپ کے گھر میں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اولاد نرینہ ہوگا" میں نے حضرت کے نام کو ترجیح دی اور" بشری فاطمہ" نام منتخب کیا حضرت کے فرمان کے مطابق میرے گھر میں تین سال کے بعد" محمد اشرف جیلانی" کی شکل میں لڑکے کی ولادت ہوئی اور اللہ تعالی نے مجھے اولاد نرینہ کی دولت سے نوازا، جب آپ کو اس کی خوشخبری سنائی تو آپ نے فرمایا کہ" عرس مخدومی کچھوچھہ شریف میں آپ سے خوب مٹھائی کھائیں گے"۔ آپ نہ صرف علمی امور میں اس ناچیز کو اپنے مشوروں سے نوازتے بلکہ گھریلو امور میں بھی اپنے مفید مشوروں اور قیمتی تجربات سے آگاہ فرماتے اور اپنے بعض معاملات میں ناچیز سے بھی مشورہ طلب کرتے ناچیز کے بار بار اصرار اور تقاضے پر آپ نے اپنے قیمتی مضامین ومقالات اور تحقیقات کو جمع کر کے ایک کمپوزر کے حوالے کیا تھا لیکن افسوس کہ اس نے بہت کچھ ضائع کر دیا، کچھوچھہ شریف میں زمین خرید کر آپ کو وہاں سے دینی اور علمی کام کرنے کی بڑی تمنا تھی اور اس کے لیے ناچیز کو ساتھ لے کر کئی بار زمین دیکھنے کے لیے بھی پہنچے لیکن افسوس کہ آپ کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا، پھر بنارس میں اس کام کو انجام دینے کے لیے قدم آگے بڑھایا تو وہاں بھی کامیابی نہ مل سکی، اخیر میں اپنے ہی علاقے میں بارسوئی اور اعظم نگر کے اطراف ومضافات کے لیے ارادہ بنایا اور اس سلسلے میں آپ نے وہاں کا متعدد سفر بھی کیا لیکن افسوس کے حالات زمانہ کے شکار ہو کر مریض ہو گئے۔ آخری بار جب آپ سے بات ہوئی تھی تو آپ نے اپنے علاج کے سلسلے میں ناچیز کو فون کیا تھا، اس میں آپ نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ" بنارس کے ڈاکٹر نے پھیپھڑے میں انفکشن بتایا ہے اور اس کا علاج لکھنو سے کرانا چاہتا ہوں آپ کسی ماہر ڈاکٹر کا پتہ لگا کر اس کا انتخاب کریں اور اس کی تیاری بنائیں" ناچیز نے ہر طرح سے ساتھ دے کر لکھنو میں علاج کرانے کی آپ کو یقین دہانی کرائی تھی، اس کے بعد مسلسل فون پر آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہیں ہو سکی پھر شوشل میڈیا کے ذریعے ناگفتہ بہ حالات کی مسلسل خبریں ملتی رہیں اور اب آپ کے وصال اور دائمی داغ مفارقت کی خبر جانکاہ آ پہنچی۔ آج ہر لمحہ آپ کی محبتوں اور شفقتوں کا بار بار خیال آتا ہے اور دل مضطرب ہو جاتا ہے، آپ کا نقش رخ پا اور نورانی چہرہ بار بار ذہن وفکر میں گردش کرتا ہے، آپ کیا چلے گئے ساری بہاریں چلی گئیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پھر سے دوبارہ ہم یتیم ہو گئے اور صرف میں ہی نہیں نہ جانے آپ کے چلے جانے سے کتنی انجمنوں کی بہاریں چلی گئیں، کتنے سروں سے علم کی سرپرستی اٹھ گئی اور کتنے عزیزوں کا علمی دھارا ٹوٹا، اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ میں تو آپ کا شاگرد بھی نہیں، آپ کا رشتہ دار بھی نہیں، آپ کا ہم وطن بھی نہیں بس ایک ملاقات تھی تو اس قدر اپنی عنایتوں سے نوازا اور انعام واکرام کی موسلا دھار بارشیں برساتے رہے تو پھر اپنے اپنوں کو اپنے موج سمندر سے آپ نے کتنا پلایا ہوگا؟ یہ تو پینے والے اور پلانے والے ہی بہتر جانتے ہیں۔ بس اس وقت میں تو اتنا ہی کہوں گا کہ مولائے کریم میرے مفتی صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کی قبر انور کو بقعۂ نور بنا دے آمین بجاہ حبیبہ النبی الکریم۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسلمانوں کا حرارت۔۔۔

اس وقت الحاج محمد سعید نوری صاحب اور حضرت سید معین میاں صاحب مہاراشٹرا کے سنگم نیر، سنر اور ناسک کے دورے پر تشریف لائے ہیں سنی جامع مسجد ٹرسٹ کے زیر انتظام واہتمام چلنے والے جی، ایم، سٹی کالج کا معائنہ کرنے پہنچے حضرت معین میاں صاحب، الحاج محمد سعید نوری نے ایک مسجد کے زیر انتظام چلنے والے کالج کا دورہ فرمایا جناب حافظ حسام الدین، شہر خطیب جناب زاہد خطیب، انچارج اور کالج کے پرنسپل نے مہمانوں کا استقبال کیا اور تمام شعبوں کی جانکاری دی ناسک شہر کے بچوں اور بچیوں کے لیے جی، ایم، کالج بہترین دانش گاہ ہے جہاں سے مسلم قوم کے بچے اعلی تعلیم حاصل کر رہے ہیں محافظین ناموس رسالت نے قوم کے بچوں کو اعلی تعلیم کے لیے عمدہ اور جدید ترین کالج کے قیام پر مبارکبادی دی اور بچوں کے اعلی مستقبل کے لیے دعاء فرمائی شاہی مسجد کے خطیب وامام اور کے معزز خطیب وامام حضرت مولانا شمس الدین صاحب، دار العلوم صادق العلوم کے صدر المدرسین کے علاوہ تمام ائمہ ومدرسین، اور شہر ناسک کے عاشقان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرکت فرمائی۔

بقیہ: رضا اکیڈمی بھیونڈی۔۔

شکیل رضا صاحب نے کہا کہ بھیونڈی کے ڈی سی یوگیش چوہان صاحب، اے سی پی سنیل وڑکے صاحب، کمہارواڑہ پولیس اسٹیشن کے انچارج چیتن کاکڑے صاحب اور خاص طور پر اے پی آئی شرد پوار صاحب کا شکریہ ادا کیا اس میٹر کو سنجیدگی لیتے ہوئے بڑے مستعدی کے ساتھ صرف دو گھنٹہ میں ملزم کو گرفتار کر لیا، ملزم بھیونڈی کا رہنے والا، جس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دھمکی دینے والا ملزم کسی دوسرے شخص کا نام لے رہا ہے، اس بھی لایا گیا، وہ تیسرے کا نام لے رہا ہے گویا اس طرح ایک چین ہے۔ پولیس اپنی طریقہ سے کاروائی کر رہی ہے۔

آفس میں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ امجدی، حضرت مولانا عادل خان امجدی، شرجیل رضا، وقاص رضا، کارپوریٹر یعقوب، سید عبد الحمید، ساجد دودھ والے، سید تنزیل، سیف احمد، سمران، کامران، سید شعیب، ریحان مومن، سید شعیب، قاسم، ہاشم وغیرہ موجود تھے۔

بقیہ: دنیائے صداقت میں۔۔

کہ وہاں صدیق سے اعلی کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے۔ وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں، اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ سبحان اللہ ..!!!! امیر المؤمنین ہیں آپ اِمَامُ المسلمین ہیں آپ نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(از: اے رضویہ ممبئی۔)

بقیہ: آسمان علم وفن کا ایک۔۔

کی بدولت آپ کی مدحت وعلمی وجاہت اور احترام وعقیدت سماعتوں کے راستے پہلے ہی دل میں اتر چکی تھی۔ جب ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ چھوٹا قد، منحنی سا وجود مگر پُروقار پُرجلال چہرے سے جھلکتا علم کا وقار دل میں رعب اور ادب واحترام پیدا کر دے رہا ہے۔ جب شرف تکلم حاصل ہوا تو آپ کو انتہائی مشفق ومہربان اور نرم خو پایا۔ اس موقعہ پر حضرت کی خدمت گزاری کا شرف مجھ حقیر کو ہی حاصل ہوا۔ آپ کے حالات زندگی اور زمانہ طالب علمی کے تعلق سے حضرت کا انٹرویو بھی لیا جس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اسی موقعہ پر جامعہ حنفیہ سنیہ میں مقالہ نگاری کا پہلا مقابلہ تھا۔ جس میں حضرت کے دست مبارک سے اس حقیر کو دوم انعام تفویض کیا گیا۔ آپ نے میرا مقالہ بھی پڑھا اور اس کے تعلق سے حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بہت سے مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ واپسی میں منماڑ اسٹیشن تک حضرت کی رفاقت حاصل رہی۔ اس کے بعد ہی سے دل میں آرزو رہی کہ دستار فضیلت حاصل کرنے کے بعد اپنے علمی سفر کو مزید آگے بڑھانے کیلئے ہندوستان میں اگر کہیں جانا ہوا تو حضرت کی سرپرستی میں جامعہ امجدیہ کا رخ کروں گا۔ مگر قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔ کہ فراغت کے بعد سیدھا جامعہ ازہر مصر کیلئے رخت سفر باندھ لیا اور یوں حضرت کے تبحر علمی سے مستفیض ہونے سے محروم رہا۔ اور ساری زندگی اس کا قلق رہے گا۔ حضرت سے چند ملاقاتیں اور بھی رہیں۔ جن کا لمحہ لمحہ یادگار ہے۔ ہر ملاقات میں آپ کی شفقتیں نگاہوں کے سامنے ہے۔ حضرت کا اس طرح دنیا سے رخصت ہونا اہل سنت کیلئے ناقابل تلافی نقصان اور ایک ایسا خلا ہے جس کا پر ہونا دشوار نظر آتا ہے۔ رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت کی بے حساب مغفرت فرمائے، جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، تمام خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ کرم میں شرف قبولیت عطا فرمائے، تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے اور اہل سنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔

احمد رضا ازہری: نائب قاضی شہر مالیگاؤں

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL:26, ISSUE NO: 33 DATE: 24 January to 30 January 2022. Rs.4/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

تھانہ کورٹ میں شوہر اور خاندان کے خلاف مقدمہ ختم

حضرت مولانا معین میاں کے ہاتھوں مطلقہ کو ڈیڑھ لاکھ روپے دیئے گئے: پبلک کمپلینٹ سینٹر

پبلک کمپلینٹ سینٹر (علی عمر اسٹریٹ، پائیدھونی، ممبئی ۳) میرا روڈ میں رہنے والی روبینہ بانو نے شکایت کی کہ میری شادی بھیونڈی میں رہنے والے محمد شفیق حنیف شیخ سے ہوئی شادی کی پہلی رات میں ہی شوہر نے مجھے مار پیٹ کی میں نے اپنے گھر والوں کو یہ بات نہیں بتائی میں حمل سے ہوئی میرے شوہر نے مجھ سے کہا کہ تیرے گھر سے کوئی بھی رشتہ دار میرے گھر پر آیا تو میں تجھے طلاق دے دوں گا۔ حمل سے ہونے کی وجہ سے میری بہن کچھ بادام پستہ مجھے دینے کے لئے گھر پر آئی تو شام کو جب شوہر گھر پر آیا مجھے بہت گالی گلوچ کی میں نے تجھ سے کہا تھا کہ کوئی بھی تیرا رشتہ دار میرے گھر پر آیا تو میں طلاق دوں گا پھر بھی تو نے بہن کو گھر پر بلایا اور اسی وقت مجھے تین طلاق دے دیا اور گھر سے نکال دیا میں رات بھر گھر کے باہر بیٹھی رہی میرے ماں باپ آئے اور ہم نے پولیس میں شکایت کی لیکن پولیس نے کچھ نہیں کیا پھر بیوی نے پبلک کمپلنٹ سینٹر میں شکایت کی شکایت نمبر 18/PCC/52 سینٹر کے چیف آرگنائزر عبدالرزاق منیار نے شوہر کو دو نوٹیس بھیجی لیکن شوہر نہیں آیا منیار صاحب نے شوہر کو فون کیا تو شوہر نے جواب دیا کہ ہم نہیں آئے گے تم بھیونڈی آؤ شوہر کی اکڑ دیکھتے ہوئے پبلک کمپلینٹ سینٹر نے میرا روڈ کے نیا نگر پولیس اسٹیشن کو کیس بھیج دیا نیا نگر پولیس نے شوہر کے گھر کے پانچ لوگوں کے خلاف جہز مخالف قانون A498 کے تحت شوہر، ماں، باپ، بھائی، بہن کو گرفتار کیا کچھ مہینے تھانہ کورٹ کے دھکے کھانے کے بعد شوہر کے گھر والے سینٹر پر حاضر ہوئے اور معافی مانگنے لگے سینٹر نے بیوی روبینہ کو سینٹر پر بلایا اور دونوں کی کئی میٹنگ کے بعد دونوں میں یہ سمجھوتا ہوا کہ شوہر بیوی کو ڈیڑھ لاکھ روپے دے گا اور بچہ ہمیشہ روبینہ کے پاس رہے گا شوہر بچے کا دعویٰ نہیں کرے گا شوہر نے ڈیڑھ لاکھ روپے پبلک کمپلینٹ سینٹر میں جمع کر دیئے۔ پبلک کمپلینٹ سینٹر کے ایڈوکیٹ جاوید انصاری صاحب نے دونوں کے درمیان سمجھوتہ تیار کیا بیوی نے تھانہ کورٹ میں پبلک کمپلینٹ سینٹر میں ہوئے سمجھوتے کی بنیاد پر کورٹ میں کیس ختم کرنے کا حلف نامہ فائل کیا تھانہ کورٹ نے کیس ختم کر دیا شوہر کے خاندان کے پانچ افراد بری ہو گئے۔ بروز جمعہ 14 جنوری 2022 کو تحفظ ناموس رسالت کے صدر حضرت مولانا معین میاں صاحب اور رضا اکیڈمی کے صدر حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب کے ہاتھوں روبینہ کو ڈیڑھ لاکھ روپے دیئے گئے۔ دونوں حضرات نے روبینہ اور بچے کو دعاؤں سے نوازا اور سینٹر پر آئی ہوئی کئی خاتونوں کی غم ناک داستان سن کر حضرت معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری صاحب نے ان کو تسلی دیتے ہوئے ان کو دعائیں دی۔ دونوں حضرات نے پبلک کمپلینٹ سینٹر کی خدمات کی بہت تعریف کی حضرت مولانا معین میاں صاحب نے اسی وقت ممبئی کے ایڈیشنل کمشنر پڈول صاحب کو فون کر کے کہا کہ پبلک کمپلینٹ سینٹر نے آپ کی تصویر لگی ہوئی ہے اور پبلک کمپلینٹ سینٹر میں جنتا کا بہت اچھا کام ہو رہا ہے اس وقت سینٹر کے لیگل سیل کے ایڈوکیٹ جاوید انصاری صاحب، ایڈوکیٹ فرحانہ شاہ، بلال مسجد کے ٹرسٹی اسلم لاکھا صاحب، زہرا آپا، ندیم منیار، عبدالعزیز بیلیم رضا اکیڈمی کے شیخو بھائی عرف عبدالخالد اور اقبال منصوری موجود تھے۔ عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ پبلک کمپلینٹ سینٹر میں مفت شکایت درج کی جاتی ہے ہر جمعہ رات آٹھ بجے میں۔

قاری ریاض الدین اشرفی لندن میں کار حادثے میں شہید ہو گئے

مشہور نعت خواں کی شہادت پر رضا اکیڈمی نے تعزیت کی

ممبئی: ۱۶/ جنوری لندن سے مولانا فروغ القادری سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن نے اطلاع دی کہ عالمی شہرت یافتہ نعت خواں جواں سال حافظ وقاری ریاض الدین صاحب اور محمد عادل کا لندن سے مانچسٹر، جاتے ہوے راستے میں کار حادثہ میں انتقال ہو گیا محمد زبیر، اور محمد عطاءاللہ شدید زخمی ہوگیے زخمیوں کو قریبی اسپتال میں علاج کے لیے داخل کر دیا گیا ہے مگر حادثہ اتنا شدید تھا کہ قاری ریاض الدین سمیت دو لوگ جاے حادثہ پر ہی انتقال کر گیے ورلڈ اسلامک مشن کے سکریٹری جنرل مفکر اسلام حضرت علامہ قمرالزماں صاحب نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت مسنونہ پیش کی مولانا فروغ القادری نے اس دردناک حادثے میں شہید، ہونے والوں کا ذکر تے ہوے بھاوک ہوگیے تعزیت کرتے ہوے کہا کہ اللہ تعالی انکے درجات بلند فرماے ممبئی عظمی کے عظیم مذہبی رہنماء حضور معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب قبلہ اور محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری نے اس حادثے پر بہت متفکر ہوے اور ان دونوں نے اظہار تعزیت کیا مرحومین کے لیے دعاء مغرت فرمایی اور زخمیوں کے لیے جلد شفایابی کی دعاء کی نوری صاحب نے کہا کہ قاری ریاض الدین صاحب نے تھوڑے عرصے میں نعت خوانی اپنی پہچان عالمی طور پر بنالی تھی اور نعت کی دنیا میں وہ بہت مقبول مداح رسول تھے ورلڈ اسلامک مشن کے ڈاکٹر علامہ شاہد رضا صاحب, قاری محمد اسماعیل مصباحی، رضا اکیڈمی کے ترجمان مبلغ تحریک درودوسلام محمد عباس رضوی نے بھی تعزیت کی آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے مرکزی صدر حضور معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب نے خصوصی دعاء فرماتے ہویے قاری ریاض الدین صاحب اور مرحومین کی مغفرت کی اور زخمیوں کے جلد شفایابی کی دعاء فرمایی پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعاء فرمائی۔

☆☆☆☆☆

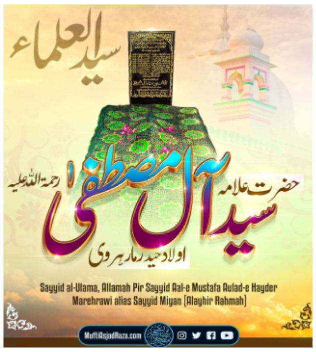

ثناخوان رسول قاری ریاض الدین اشرفی کا انتقال پرملال سنی دعوت اسلامی کیلئے عظیم خسارہ

حضرت حافظ وقاری مولانا محمد شاکر علی نوری کا تعزیتی پیغام

۱۶ جنوری بروز اتوار بعد نماز مغرب یہ جانکاہ خبر موصول ہوئی کہ مداح رسول قاری محمد ریاض الدین اشرفی (مبلغ سنی دعوت اسلامی) کا لندن سے مانچیسٹر آتے ہوئے ایک کار حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ ونا الیہ راجعون۔ یہ خبر سوشل میڈیا کے ذریعہ پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور اہل سنت وجماعت میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ اصاغر واکابر سب اس خبر سے رنج وغم میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت قاری ریاض الدین صاحب قبلہ اشرفی سنی دعوت اسلامی کے ایک عظیم مبلغ تھے، آپ بہترین قاری قرآن بلکہ استاذ الحفاظ والقراء تھے، آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ سنی دعوت اسلامی کے سائے میں گزارا، تدریسی خدمات کے ذریعہ آپ نے درجنوں شاگرد بھی تیار کیے۔ آپ اتنے اچھے قاری قرآن تھے کہ اپنے اور بیگانے، عوام ہوں یا خواص سب آپ کی تلاوت سننے کے خواہش مند اور منتظر ہوا کرتے تھے۔ جب آپ تلاوت کلام اللہ فرماتے تھے تو پورے مجمع پر سناٹا چھا جاتا تھا۔ آپ ایسے نعت خواں تھے کہ جب محبت رسول ﷺ میں ڈوب کر نعت رسول گنگناتے تھے تو سامعین کو بھی محبت رسول ﷺ میں مستغرق کر دیتے تھے۔

قاری صاحب قبلہ کا اس طرح اچانک کوچ کر جانا سنی دعوت اسلامی کے لیے خصوصا اور تمام اہل سنت کے لیے عموما ایک عظیم خلا ہے۔ کیوں کہ وہ ایسے عظیم قاری قرآن تھے جو اپنی مثال آپ تھے۔ بلا شبہہ قاری صاحب نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تلاوتِ قرآن اور نعت رسول ﷺ گنگنانے میں صرف کیا اللہ پاک ان کی دینی ومذہبی خدمات کو قبول فرمائے۔

امیر سنی دعوت اسلامی نے مزید فرمایا کہ ان کی زندگی بے داغ تھی، وہ ایک خوش اخلاق انسان تھے، جو ان سے ایک بار ملتا وہ دوبارہ ان سے ملنے کا متمنی اور خواہش مند رہتا۔ حرص وطمع سے دور تھے۔ اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے زندگی کے شب وروز گزارتے تھے۔ والدین اور بھائیوں کے وفادار اور اپنی بیوی بچوں کی دیکھ بھال، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت یہ سب خوبیاں ان میں پائی جاتی تھیں۔ اس کم عمری میں اس طرح اچانک کوچ کر جانا تحریک سنی دعوت اسلامی کا بھی عظیم نقصان ہے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ اپنے دین کی خدمت اور دین کی سربلندی کے لیے ان کا نعم البدل ہمیں عطا فرمائے۔

مصیبت کی اس گھڑی میں مجھ سے اور میرے ادارے کے اساتذہ اور تحریک کے مبلغین وذمے داران سے جن علمائے کرام ومشائخ عظام نے تعزیت کی ہے ان کی فہرست طویل ہے ان میں مفکر اسلام علامہ قمرالزماں اعظمی، علامہ قمرالحسن بستوی، علامہ شفیق الرحمن عزیزی، علامہ عبیداللہ خاں اعظمی، حضرت معین میاں، علامہ ظہیر الدین خاں صاحب، حافظ وقاری محمد شاہد رضوی، قاری غلام مجتبیٰ صاحب، قاری اکرام صاحب، حافظ اللہ بخش صاحب وغیرہ۔

علاوہ ازیں الجامعۃ الاشرفیہ کے سربراہ اعلیٰ علامہ عبدالحفیظ صاحب، مفتی محمد نظام الدین رضوی واساتذہ، دارالعلوم علیمیہ، دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور کے اساتذہ واراکین نے اظہار افسوس کیا اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔

تمام اہل سنت بالخصوص علما و مبلغین سنی دعوت اسلامی سے گزارش ہے کہ ان کی روح کو ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی وغیرہ کا خوب اہتمام کریں۔ ہم سب قاری صاحب کے اہل خانہ کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور رب قدیر کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ ان کے پس ماندگان کو اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم

حضرت فقیہ اہل سنت کا انتقال جماعت کا نا قابل تلافی نقصان

اناللہ وانا الیہ راجعون حضرت فقیہ اہل سنت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب کے انتقال کی خبر نے جماعت کے تمام حساس علماء کو غمزدہ کر دیا یہ جماعت اہل سنت کا عظیم خسارہ ہے جس کی بھرپائی مدتوں بعد بھی شاید نہ ہو۔ حضرت فقیہ اہل سنت سے میرے بڑے گہرے مراسم تھے، آپ کی فقاہت کو دیکھتے ہوئے سب سے پہلے فقیہ اہل سنت کے لقب سے فقیر نے ہی آپ کو یاد کیا اور انجمن ثنائیہ دارالیتمیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ میرا روڈ ممبئی کی جانب سے اہل سنت کے جلیل القدر شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید علی احمد اشرفی قدس سرہ خطیب وامام حکیم دائم مسجد ممبئی کے مقدس ہاتھوں سے "امام احمد رضا سیمینار و کانفرنس" کے حسین موقع پر آپ کو مقتدر علمائے اہل سنت کی موجودگی میں "فقیہ اہل سنت" ایوارڈ دیا گیا جسے آپ نے بصمیم قلب قبول فرمایا یہ کہتے ہوئے کہ اس تاریخ ساز سیمینار و کانفرنس میں آپ حضرات نے اس فقیر کو یاد تو کیا ورنہ جامعات کے مدرس کو اہل ممبئی بہت ہی کم اپنی دینی کانفرنس میں یاد کرتے ہیں اور مجھے یاد نہیں کہ اس پروگرام کے بعد آپ دوبارہ ممبئی کے کسی دینی پروگرام میں حاضر آیا ہوں البتہ! یہاں سے قبل ممبئی کے دیگر اداروں میں بھی آپ کا آنا ہوا ہے۔ آپ نے اپنی تدریسی خدمات کے ذریعہ لاکھوں باصلاحیت علماء، فضلا، خطباء شیوخ، ائمہ ودینی مبلغین پیدا کیا جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ آپ واحد ایسے فقیہ تھے جسے بیک وقت مرکز عقیدت بریلی شریف اور جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی فقہی مجلس کی رکنیت حاصل تھی بلکہ دونوں مجلسوں میں آپ کی فقہی تحقیقی مقالوں کو ایک خاص نوعیت سے جگہ دی جاتی رہی ہے، ماہنامہ جام نور دہلی کے توسل سے آپ کے فتاوے خوب پڑھے گئے، آپ نے جو علمی اثاثے چھوڑے ہیں کاش! آپ کے مخلص احباب یا تلامذہ کوئی تو آگے بڑھ کر ان اثاثوں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کریں کہ یہ آپ کی روح کو بہترین خراج عقیدت ہوگی۔

حضرت فقیہ اہل سنت کے تمام فتاوے کو فقیر قادری رضوی اور مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی نے غالباً سات سال قبل ہی فہرست اور ابواب کے اعتبار سے فائلنگ کر دی تھی مصروفیت کی بنا پر کمپوزنگ کا کام نہ ہوسکا تو آپ کے حکم کے مطابق وہ تمام فائلیں عزیزم حضرت مفتی محمد شاکر رضا امجدی لاتور (مدرس: مدرسہ گلشن رضا کولبی تعلقہ نایگاؤں، ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا) حضرت نے مجھ سے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ فتاوے کی وہ تمام فائلیں جو آپ نے اور عزیزم مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی نے ترتیب دیا ہے میرے معتمد خاص، عزیز شاگرد عزیزم مفتی محمد شاکر رضا سلمہ کو دیدیں وہ میرے معتمد ہیں ان شاءاللہ عزوجل جب وہ کمپوز کر دیتے ہیں تو آپ ضرور نظر ثانی کریں۔ حضرت فقیہ اہل سنت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فتاوے کے وہ تمام فائل عزیزم مفتی محمد شاکر رضا سلمہ کے حوالے کر دیا۔ الحمدللہ! آج میری فون بات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ایک جلد کی کمپوزنگ مکمل ہو چکی ہے اور دوسرے جلد کا کام شروع ہے یہ کوئی پانچ ضخیم جلدیں ممکن ہے۔ حضرت فقیہ اہل سنت نے ایک مرتبہ مجھ فقیر سے فقہی مجموعہ کے نام پر تبادلہ خیال کیا تو میں نے انہیں جب یہ نام " العطایا المجتبیٰ فی الفتاوی آل مصطفیٰ المعروف " فتاویٰ آل مصطفیٰ " تجویز کیا تو بے حد مسرت کا اظہار فرمایا اور اس نام کو پسند بھی کیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ مفتی محمد شاکر رضا صاحب کو اس کام کے لئے مزید حوصلہ سے نوازے۔ فقیر جب بھی کسی فقہی مسئلہ کی معلومات کے لئے کال کرتا تو نہایت اطمینان بخش جواب دیتے جس سے قلب وجگر کو ٹھنڈک پہنچتی اور فخر محسوس کرتا کہ اہل سنت میں جبتک ایسی علمی شخصیت موجود ہیں اہل باطل ہمارا کبھی کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ فالحمدللہ علی ذالک اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت فقیہ اہل سنت کی مغفرت فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین

شریک غم: محمد علاؤالدین قادری رضوی خادم: محکمہ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء پوجا نگر میرا روڈ ممبئی

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ کی برکت

حضرت سائب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سر کے بیچ والے بال بالکل کالے (Black) تھے لیکن باقی سر اور داڑھی کے بال سفید (White) تھے۔ پوچھا گیا: یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ کے کچھ بال سفید اور کچھ کالے ہیں؟ فرمایا: میں بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو میں نے سلام عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا نام بتایا تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور مجھے برکت کی دعا دی۔ میرے سر پر جس جس جگہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک ہاتھ لگا ہے وہ بال سفید (White) نہیں ہوئے۔

(معجم کبیر ج ۷ ص ۱۶۰ حدیث ۶۶۹۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد